REGD. No. L. 5254

207

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

۱۶ رجب ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ ۔ ۲۹ تبلیغ ۱۳۳۵ ہش ۔ ۲۹ فروری ۱۹۵۶ء ۔ نمبر ۵۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۸ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

طبیعت خراب ہی چل رہی ہے

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا کی صحت

ربوہ ۲۸ فروری۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق لاہور سے کل شام کو یہ رپورٹ ملی تھی۔ کہ جو خون جاری ہو گیا تھا۔ وہ اب بند ہے۔ اور خارجی خون کا دیا جانا بھی فی الحال روک دیا گیا ہے۔ اور عام حالت نسبتاً بہتر ہے۔ مگر بلڈ پریشر بہت گرا ہوا ہے۔ اور کمزوری اور سانس کی تکلیف کی وجہ سے آکسیجن دی جا رہی ہے۔ آج صبح ابھی تک کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ دعائیں جاری رکھیں۔

کراچی سے سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع ہے کہ ٹانگ کی بے چینی اور گھبراہٹ میں دو دن سے خفیف سا اضافہ معلوم ہوتا ہے۔ ویسے عام حالت خدا کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

مبلغ گولڈ کوسٹ مکرم قریشی محمد افضل صاحب کی مراجعت

ربوے سٹیشن پر پُرتپاک خیر مقدم

ربوہ ۲۸ فروری۔ مبلغ گولڈ کوسٹ مکرم قریشی محمد افضل صاحب تین سال تک مغربی افریقہ میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل شام چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی سے ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ ربوے سٹیشن پر وکالت تبشیر کی طرف سے آپ کا پُرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ جس میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مقامی احباب نے آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور اس طرح انہیں پرخلوص طریق پر خوش آمدید کہا۔

روس کی طرف سے لبنان کو اقتصادی امداد کی پیشکش

یمن کے ساتھ دوستی کے معاہدے کی توثیق۔ کرنل ناصر سے روسی سفیر مقیم قاہرہ کی ملاقات

بیروت ۲۸ فروری۔ روس نے لبنان کو اقتصادی امداد کی پیشکش کی ہے۔ کل بیروت میں روسی ماہروں کے ایک وفد نے حکومت لبنان کے اعلیٰ افسروں سے ملاقات کے دوران یہ پیشکش کی۔ یہ وفد آجکل لبنان کا دورہ کر کے اس کی اقتصادی ضروریات کا جائزہ لے رہا ہے۔ کل رات ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا۔ کہ روس کی حکومت نے یمن کے ساتھ دوستی کے معاہدے کی توثیق کر دی ہے

قاہرہ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ کل روسی سفیر مقیم قاہرہ نے مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد سفیر مذکور نے اخبار نویسوں کو یہ بتانے سے انکار کر دیا۔ کہ کرنل ناصر اور ان کے درمیان کن امور پر تبادلہ خیالات ہوا ہے۔ اخبار نویسوں کے اصرار پر انہوں نے کہا میں اس بارے میں کچھ انکشاف نہیں کروں گا۔

ہمشیرہ امۃ الحفیظ بیگم سلمہا کے لئے دعا کی تحریک

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے۔ اس وقت لاہور میں ہمشیرہ امۃ الحفیظ بیگم سلمہا ایک میجر اپریشن کے بعد زیر علاج ہیں۔ اپریشن بظاہر کامیاب ہو گیا تھا۔ مگر اس کے بعد دو دفعہ خون جاری ہو جانے کی وجہ سے خطرہ کی حالت پیدا ہو چکی ہے۔ چنانچہ پرسوں پھر اچانک خون جاری ہو گیا۔ اور قریباً سارا دن انتہائی تشویش کی حالت میں آکسیجن دینے اور جسم کے اندر خارجی خون داخل کرنے میں گزرا۔ کمزوری بھی بہت بڑھ گئی ہے۔ اور بلڈ پریشر گر کر بہت نیچے آ گیا ہے۔ احباب کرام ہمشیرہ امۃ الحفیظ بیگم سلمہا کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ فقط والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۸/۲/۵۶

تعلیم الاسلام کالج کی نمایاں کامیابی

تعلیم الاسلام کالج کی کشتی رانی کی ٹیم نے خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال پھر یونیورسٹی بمپنگ بوٹ چیمپئن شپ جیت لی ہے یاد رہے کہ ہمارا کالج مسلسل گزشتہ پانچ سال سے یہ چیمپئن شپ جیت رہا ہے۔

نیز ویسٹ پاکستان روئنگ ٹورنامنٹ میں ہمارا کالج سیکنڈ رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ آئندہ بھی ہمیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین۔ ٹیم کے مندرجہ ذیل ممبر تھے (۱) عبد القدوس (۲) ناصر احمد ظفر (۳) محمد اشرف طاہر (۴) محمد نواز (۵) محمد عبد الحفیظ

نیز کالج کے ایک طالب علم لطیف غزنوی نے یونیورسٹی سپورٹس میں ۲۲۰ گز کی دوڑ میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب ان کی بھی آئندہ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام کشتی رانی کے مقابلوں کا دوسرا دن

ربوہ ۲۷ فروری۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام ہونے والے کشتی رانی کے ٹورنامنٹ کا آج دوسرا دن تھا۔ آج "سنگل ریس" "ڈبل اے سائڈ" اور "تھری اے سائڈ" کے مقابلہ جات ہوئے۔ لطف الرحمن صاحب اور مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب انور نے یونیورسٹی کے بہترین کشتی ران ناصر احمد ظفر صاحب کو شکست دے کر ایک ... سنگل ریس جیت لی۔

... ان دوڑوں کے فائنل کے مقابلے بروز جمعہ بعد نماز جمعہ ٹھیک تین بجے دریائے چناب پر شروع ہوں گے۔ نیز اسی روز Blind race اور Reverse race اور one oar race جیسی دلچسپ ریسیں بھی ہوں گی

منتظم ٹورنامنٹ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۵۶ء

رائے عامہ اور بنیادی حقوق

"امریکہ میں لونی امتیاز" کے زیر عنوان جناب زین العابدین ایم اے کا مضمون کا ترجمہ معاصر روزنامہ تسنیم لاہور کی اشاعت ۲۳ فروری ۱۹۵۶ء میں شائع ہے۔ جس میں مضمون نگار لکھتے ہیں کہ:۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں جو آزاد دنیا کا رہنما سمجھا جاتا ہے اور جس کا دعوٰے ہے۔ کہ وہ آزادی اور اخوت کی قدروں کا علمبردار ہے اور کلیت پسند کمیونزم کے حملوں کے خلاف کمزوروں اور پسماندہ و پامال عوام کا ساتھی ہے۔ خود ایک ایسا مقام ہے جہاں سیاہ فام عوام سے انتہائی نفرت انگیز امتیاز برتا جاتا ہے۔ وہ ملک جو اقوام متحدہ کے ایوانوں میں آشتی صفائی اور میل ملاپ کی باتیں کرتا اور جھگڑے فساد چکاتا ہے۔ خود لونی امتیاز کا مسکن ہے اور وہ قوم جو نوع انسان کی آزادی کی حامی ہے اس نے خود اپنی دھرتی کے بیٹوں کے پیروں میں چھوت چھات کی زنجیریں ڈال رکھی ہیں۔

سپریم کورٹ کا فیصلہ

۱۷ مئی ۱۹۵۴ء کو امریکہ کی سپریم کورٹ نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ دیا کہ قومی پبلک سکولوں میں حبشیوں اور سفید فام باشندوں کے درمیان لونی امتیاز خلاف دستور ہے۔ عدالت کی رائے میں اسکول کے طلباء کے درمیان نسل یا رنگ کی بنیادوں پر ملک کی سترہ ریاستوں میں قانونی جواز کی آڑ میں جو امتیاز پایا جاتا ہے۔ اور جس کی اجازت تین مزید ریاستوں کو دی گئی ہے دستور کی صریح خلاف ورزی پر مبنی ہے جو تمام شہریوں کو قانون کے مساوی تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ یہ عدالت کا ایک جرأت مندانہ فیصلہ تھا۔ اور ۵۷ برس پہلے خود سپریم کورٹ نے تعلیمی سہولتوں کے سلسلے میں "جداگانہ مگر مساوی" جو اصول وضع کیا تھا اس تازہ فیصلے سے وہ کالعدم قرار پا جاتا ہے۔ گویا یہ فیصلہ ڈیڑھ کروڑ پامال حبشیوں کے لئے زندگی کا نیا پیغام تھا اور اس سے دنیا بھر کے آزادی پسند عناصر کے دلوں میں امید کی نئی نئی شعاعیں پھوٹ نکلی تھیں۔ لیکن امریکہ کے سفید فام باشندوں میں اس کا جو ردّ عمل ہوا۔ وہ غداری اور بے وفائی کی ایک شرمناک داستان ہے۔

ناقابل تسلیم

عدالت کے اس فیصلے کو متعدد ریاستوں نے تسلیم کرنے سے کھلم کھلا انکار کر دیا ہے اور وہ اسے عملی جامہ پہنانے کی راہ میں ہر ممکن رکاوٹیں پیدا کر رہی ہیں۔ جنوبی ریاستیں اس فیصلے کو تسلیم کرنے کے بجائے پبلک اسکولوں کے موجودہ نظام کو ختم کر دینے پر تلی ہوئی ہیں۔

اس سلسلے میں عوام میں خیالات کی ایک نئی رَو دوڑنے لگی ہے۔ اور وہ لونی امتیاز کو برقرار رکھنے کے لئے ریاستوں کو خود مختاری دینے کا مطالبہ کرنے لگے ہیں۔ ورجینیا کی ریاست میں جنوری کے دوسرے ہفتے میں عام رائے شماری ہوئی ہے اور آبادی کی عظیم اکثریت نے امتیاز کو برقرار رکھنے کے حق میں رائے دی ہے۔ تازہ ترین اطلاعات بتاتی ہیں کہ آرکانسز کے ایک ریاست گیر جائزے سے جو گورنر اورول ای فابس کی طرف سے لیا گیا تھا، ظاہر ہوتا ہے کہ تقریباً ۸۵ فیصد باشندے اسکولوں میں لونی و نسلی امتیازات ختم کر دینے کے مخالف ہیں اور گورنر نے کہا ہے کہ

میں کسی ایسی تبدیلی کو جبراً قبول کرنے کی حمایت نہیں کر سکتا جس کی لوگوں کی اتنی غالب اکثریت مخالف ہے (نیویارک ٹائمز ۲۹ جنوری ۱۹۵۶ء)

عدالتوں کے خلاف مقدس جہاد

جنوبی امریکہ کے طول و عرض میں مختلف وفود دورہ کر رہے ہیں دھواں دھار تقریریں کی جا رہی ہیں اور احتجاجی جلسے ہو رہے ہیں اور اعلان کیا جا رہا ہے کہ وہ سپریم کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف کہ پبلک اسکولوں میں امتیاز ختم کر دیا جائے۔ جنگ لڑتے رہیں گے۔

(روزنامہ تسنیم ۲۳ فروری ۱۹۵۶ء)

یہ ایک نمایاں مثال ہے۔ جس میں انسان کے بنیادی حقوق اور رائے عامہ میں کھلم کھلا تصادم پایا جاتا ہے۔ جہاں تک امریکی دستور کا تعلق ہے۔ ۱۷ مئی ۱۹۵۴ء کو امریکہ کی سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ قومی اسکولوں میں حبشیوں اور سفید فام باشندوں کے درمیان لونی امتیاز خلاف دستور ہے امریکہ ایک ایسی جمہوریت ہے۔ جس کو آج کی دنیا میں اکثر معیاری سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے ضرور تھا کہ ایسی جمہوریت میں نسلی لونی اور دیگر امتیازات کی جو انسان کو دوسرے انسان پر ترجیح دیتے ہیں۔ پر زور نفی کی جاتی چنانچہ سپریم کورٹ کے فیصلہ سے واضح ہے۔ اس کے باوجود جیسا کہ اوپر کے حوالہ سے ظاہر ہے۔ امریکہ کی جنوبی ریاستوں کے سفید فام باشندے حبشیوں کے اس انسانی مساوی حقوق کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور رائے عامہ جس کی بنیاد کسی اصول پر نہیں بلکہ محض جذبات پر ہے اس مساوات کے سخت خلاف ہے اور جیسا کہ اوپر کے حوالے سے معلوم ہوتا ہے ۸۵ فیصد باشندے اسکولوں میں لونی امتیاز ختم کر دینے کے مخالف ہیں۔

یہی نہیں جیسا کہ اسی مضمون سے واضح ہوتا ہے۔ جنوبی ریاستوں کے گورنر اور دیگر ارباب اختیار اور لیڈر بھی سپریم کورٹ کا فیصلہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسی حالت میں حکومت امریکہ کو کیا کرنا چاہیئے۔ آیا اسے جنوبی ریاستوں کی غلط رائے عامہ کے سامنے گھٹنے ٹیک دینا چاہیئے یا اس جمہوری اصول کو کہ بنیادی حقوق سب انسانوں کے لئے یکساں ہیں اسے بہر صورت نافذ کرنا چاہیئے۔

انصاف اور عدل کا تقاضا یہ ہے کہ حکومت کو عوام کے بر خود غلط جذبات کی پرواہ نہیں کرنا چاہیئے اور خواہ کچھ بھی ہو جمہوری اصول کو نافذ کر دینا چاہیئے۔

ذیل میں ہم اس مضمون کا باقی حصہ بھی نقل کر دیتے ہیں۔ تاکہ یہ اندازہ کیا جا سکے کہ جنوبی ریاستوں کے باشندوں کے جذبات کس حد تک برانگیختہ ہیں۔ فھوھذا

ایوان نمائندگان میں مسسیپی کے ایک نمائندہ جیل ولیمس اور ڈیموکریٹک کانگرس کے تین اور ارکان نے سپریم کورٹ پر سخت حملہ کیا اور اس پر بغاوت کا الزام عائد کیا۔ جیل ولیمس نے کہا

"نو ججوں نے امریکی دستور کے خلاف بغاوت کے فعل کا ارتکاب کیا ہے۔۔۔۔۔۔ ابھی وقت ہے کہ ریاستیں اپنے دستوری حقوق کا دوبارہ دعوٰے کریں۔ ورنہ انہیں تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا۔"

جنوبی کارولینا کے ایک رکن مینڈل رڈ نے بھی کچھ اس قسم کی باتیں کہیں۔ اس نے اعلان کیا۔

"ہم اپنے تعلیمی اداروں کو تباہ کر دینے کے لئے سپریم کورٹ کے ہاتھوں میں نہیں دے سکتے۔۔۔۔۔ ہم اس فیصلے کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں"

رچمانڈ کے مقام پر چار جنوبی ریاستوں کے گورنر سپریم کورٹ کے فیصلے کی مخالفت کا اعلان کر چکے ہیں۔ ٹائم میگزین کے الفاظ میں ورجینیا کے گورنر تھامس اسٹینلے مسسیپی کے گورنر جیمز پلیمن کولمین، جارجیا کے گورنر مارون گریفن اور جنوبی کارولینا کے گورنر جارج بیل ٹمرمین نے مشترکہ طور پر اعلان کیا کہ

"فیڈرل کورٹ پبلک اسکولوں میں نسلی امتیازات کو ختم کرنے کا کوئی اختیار نہیں رکھتی۔"

(۶ فروری ۱۹۵۶ء)

ورجینیا کے ووٹروں نے دستور میں یہ ترمیم کرنے کے حق میں رائے دی ہے کہ نسلی و لونی امتیاز برقرار رکھنے کی اجازت دی جائے۔ ورنہ اس فیصلے کے خلاف تحریک شروع کرنے کی دھمکی دی ہے ٹینیسی میں سفید آبادی نے مظاہرہ کیا اور مطالبہ کیا کہ مقننہ کا خصوصی اجلاس بلایا جائے جس میں امتیاز برقرار رکھنے کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔ ان کے پلے کارڈ اعلان کر رہے تھے "امتیاز یا جنگ"۔ "ہم ہتھیار نہیں ڈالیں گے"۔ "خدا خود امتیاز پسند ہے"۔ وغیرہ وغیرہ

پچھلے ہفتے کی ایک خنک اور روشن رات جنوبی کارولینا کے تقریباً چار ہزار باشندے کولمبیا کے دارالحکومت میں پہنچے جہاں ریاست بھر کے شہریوں کی کونسل (جو جنوبی امریکہ کے نسلی برتری کے حامیوں کی مجلس ہے) کا اجلاس منعقد ہو رہا تھا جنوبی امریکہ کے بڑے بڑے لیڈر نمایاں مقامات پر جلوہ افروز تھے۔ ان میں کانگرس کے سابق سینیٹر، سپریم کورٹ کے سابق جج سابق نائب صدر، سابق وزیر داخلہ، سابق گورنر جیمز بائرنز اور جنوبی کارولینا کے دو موجودہ سینیٹر شامل تھے۔ اجلاس دعا سے شروع ہوا "اگر ہم غلطی پر ہیں۔ تو اے خدا ہمارے ذہنوں کو منور کر دے۔ ہمارے دلوں کو بڑا کر دے ہم اپنی نسل اور اپنے ملک کو محفوظ رکھنے کی جو کوشش کر رہے ہیں۔ ان میں ہماری مدد فرما" (ٹائم ۶ فروری ۱۹۵۶ء)

(روزنامہ تسنیم ۲۳ فروری ۱۹۵۶ء)

اس سے معلوم ہوگا کہ جنوبی ریاستوں کے عوام اپنی ہٹ منوانے کے لئے کس حد تک جانے کے لئے تیار ہیں۔ اور محض اپنے غیر انسانی اور غیر اخلاقی

(باقی صفحہ ۴ پر)

مسلمانوں کی سیاسی وملی بہبودی کیلئے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی بے لوث مساعی

— خورشید احمد —

(۳)

اسلام پر ایک الزام کے خلاف حکومت ہند سے مؤثر احتجاج

۱۹۲۱ء میں حکومت ہند کی طرف سے فوجی افسروں کے لئے ضروری معلومات پر ایک رسالہ شائع کیا گیا۔ جس میں اسلام کے متعلق یہ الفاظ لکھے گئے

"اسلام ہمیشہ ایک ظالمانہ مذہب رہا ہے۔ عقیدۃً وہ ہمیشہ غیر مذاہب سے برسرجنگ رہا ہے۔ اور اس نے صرف دو ہی پیشکش کئے ہیں یعنی قبول اسلام یا سزائے موت"!

ظاہر ہے کہ یہ سراسر جھوٹا الزام تھا جو اسلام پر لگایا گیا۔ جب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کو اس کی اطلاع ملی۔ تو آپ نے فوری طور پر اپنے سکرٹری کی معرفت ہندوستان کے کمانڈر انچیف کو ایک خط لکھا۔ جس میں مندرجہ بالا الفاظ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے یہ واضح کیا گیا کہ اسلام صلح و آشتی کا مذہب ہے۔ وہ ہرگز مذہب میں جبر و اکراہ کو جائز نہیں سمجھتا۔ اس خط میں قرآن مجید کی متعدد آیات کا حوالہ دیتے ہوئے یہ لکھا گیا کہ

"اس سے بڑھ کر اور کیا ظلم ہو سکتا ہے کہ اسلام کو بذریعہ جبر پھیلا ہوا مذہب اور دوسروں کے ساتھ ہمیشہ برسرپیکار مذہب قرار دیا جائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ انصاف اور عدل کو راہ دیتے ہوئے مذکورہ بالا فقرول کو کتاب میں پھر کبھی داخل نہ کریں گے اور مہربانی فرما کر بہت جلد کارروائی کر کے یہ سرکلر جاری کریں گے کہ جو کچھ اس میں لکھا گیا۔ وہ صریحاً غلطی تھی"۔

اس بروقت احتجاج کا نتیجہ یہ نکلا کہ حکومت نے اس غلطی کو تسلیم کر لیا۔ اور حضور ایدہ اللہ کو بذریعہ خط مطلع کیا کہ

"جن فقروں پر اعتراض کیا گیا ہے انہیں یا تو درست کر دیا جائے گا۔ اور یا حذف کر دیا جائے گا۔"

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو الفضل ۲۷ جنوری ۱۹۲۳ء)

مسلمان قیدیوں کے لئے مراعات

ہندوستان کی جیلوں میں مسلمان قیدیوں کے لئے مذہبی فرائض کی سرانجام دہی کے لئے کوئی سہولت موجود نہیں تھی۔ چنانچہ رمضان میں مسلمان قیدیوں کے لئے سحری اور افطاری کا کوئی انتظام نہ تھا۔ اسی طرح مسلمان روزہ دار قیدیوں سے مشقت بھی حسب معمول لی جاتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو جب اس صورت حال کا علم ہوا۔ تو حضور نے اپنے ایڈیشنل سکرٹری کے ذریعہ حکومت کو توجہ دلائی۔ اور مطالبہ کیا کہ

(۱) "سارے مسلمان قیدیوں کو خواہ وہ پولیٹیکل قیدی ہوں یا دوسرے جو بھی روزہ رکھنا چاہیں انہیں سحری کے وقت دو بجے سے لے کر چار بجے تک اور شام کو فوراً سورج غروب ہونے پر کھانا کھانے کی اجازت دی جائے"۔

(۲) "رمضان المبارک میں ان کو مشقت سے تعطیل دی جائے۔ یا زیادہ سے زیادہ برائے نام مشقت لی جائے"۔

(۳) "اسلامی جماعتوں اور سوسائٹیوں کو لکھا جائے کہ وہ حافظ قرآن مہیا کریں۔ تاکہ وہ نماز تراویح میں ۔۔۔۔ انہیں قرآن کریم سنائیں" (الفضل ۱۰ اگست ۱۹۲۳ء)

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس سعی کا خاطر خواہ نتیجہ نکلا۔ مرکزی حکومت کے ایماء پر صوبائی حکومتوں نے مسلمان قیدیوں کے لئے مناسب سہولتیں بہم پہنچانے کا انتظام کر دیا جیسا کہ "پیسہ اخبار" کی اس خبر سے ظاہر ہے

"گورنمنٹ بہار نے قرار دیا ہے کہ ۔۔۔۔۔۔ مسلمان قیدیوں کو نماز پنجگانہ ادا کرنے اور روزے رکھنے کے لئے ہر قسم کی سہولت بہم پہنچائی جائے گی۔ رمضان المبارک میں مسلمان قیدیوں سے محنت بھی کم لی جائے گی۔ اور ان کے کھانے پینے کا خاص انتظام کیا جائے گا۔ ان کو تسبیح اپنے پاس رکھنے کی اجازت ہوگی۔ جیل کے کتب خانہ میں چند نسخے کلام مجید کے بہم پہنچائے جائیں گے۔ تاکہ رمضان میں مسلمان قیدی تلاوت کر سکیں"۔

(پیسہ اخبار یکم اگست ۱۹۲۳ء)

شیعہ سنی تنازعہ برطانوی عہد اقتدار میں بھی مسلمانوں کے اتحاد میں رخنہ انداز رہا ہے۔ محرم کے دنوں میں اکثر دونوں فرقوں کے درمیان کشیدگی بڑھ جاتی۔

شیعہ سنی تنازعہ کے متعلق ایک اصولی ہدایت

ایک دفعہ محرم کے موقعوں پر بعض سنی مسلمانوں نے شیعوں کے تعزیہ کو روکنے کی تجویز کی۔ اور "احمدیوں کو بھی شامل ہونے کے لئے کہا۔ اس پر ایک احمدی نے حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں استفسار کیا کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا:۔

"ہمیں اس سے کیا کوئی جھگڑے یہ ناجائز ہے کہ کسی کی مذہبی رسوم کو بند کرانے کی کوشش کی جائے۔ اگر شیعوں کا تعزیہ بند کرانے کی وہ آج درخواست کرتے ہیں۔ تو کل وہ آپ کی نماز کے بند کرانے کی کوشش کریں گے ۔۔۔۔۔۔ اس بات میں آزادی ہے جس عبادت کو کوئی درست اور سچا سمجھ کر کرے۔ جب تک ہمارے معاملہ میں وہ نہ جھگڑیں ہمیں کوئی دخل نہیں دینا چاہیئے"۔

(الفضل یکم جنوری ۱۹۲۳ء)

حضور کا یہ ارشاد تمام فرقوں کے لئے ایک اصولی ہدایت کا رنگ رکھتا ہے۔ جس پر عمل کئے بغیر کبھی بھی مسلمانوں کے درمیان حقیقی اتحاد پیدا نہیں ہو سکتا۔

ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کی تحریک

اسی سال حضور نے ایک اور اہم تحریک مسلمانوں کو فرمائی ۔۔۔ وہ یہ کہ وسیع پیمانے پر منظم رنگ میں ہندوؤں میں تبلیغ کی جائے اور انہیں اسلام ایسی عظیم الشان آسمانی نعمت سے روشناس کرا کے اس کے فیوض و برکات سے متمتع ہونے کی دعوت دی جائے۔

یہ تحریک بھی اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کے مستقبل کو محفوظ کرنے کے اعتبار سے از حد اہمیت کی حامل تھی۔ خصوصاً اگر اس تاریخی حقیقت کو سامنے رکھا جائے کہ اسلام نے جس ملک اور علاقہ میں بھی اثر و نفوذ حاصل کیا ہے۔ محض تبلیغ ہی کے ذریعہ حاصل کیا۔ تو پھر اس تحریک کی افادیت اور عظمت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہندوؤں میں عیسائیوں کی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"وہ مشرک لوگ ہیں انہوں نے لاکھوں کروڑوں دیوتاؤں کو مان رکھا ہے۔ ان کے سامنے جب (عیسائیوں کی طرف سے) تین اقنوم پیش کئے گئے۔ تو ان لاکھوں کے مقابل میں انہوں نے ان تین کو ترجیح دی۔ مگر جب ان کے سامنے توحید پیش کی جائے گی۔ اور سچے اور واحد خدا کو پیش کیا جائے گا۔ تو وہ یقیناً اس کو قبول کریں گے۔ جب تین خدا ان کو مسخر کر سکتے ہیں تو حقیقی خدا تو یقیناً ان کو مسخر کرے گا ۔۔۔۔۔۔ یہ سات کروڑ مسلمان جو ہندوستان میں موجود ہیں۔ باہر سے نہیں آئے تھے۔ بلکہ ان کا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تقویٰ کی راہ کو اختیار نہ کرنے والوں کا حسرتناک انجام

"بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ کہتے ہیں کہ ہم مرید ہیں۔ مگر وہ مرید نہیں وہ پورے زور سے تقوےٰ کی راہوں پر قدم نہیں مارتے۔ اور دنیا کے گند ان کے اندر ہیں۔ اور پورے صدق سے مجھ سے تعلق نہیں رکھتے۔ ایک دن ابتلاء کے وقت میں دیکھتا ہوں کہ وہ گرے وہ گرے۔ پس درحقیقت ان کو مجھ سے تعلق نہیں۔ اور نہ مجھے ان سے تعلق"۔

(الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۵ء)

کثیر حصہ ہمیں کے لوگوں میں سے آیا ہے پس یہ سمجھنا چاہیئے کہ اگر اللہ تعالےٰ چاہے تو یہ چالیس کروڑ کے چالیس کروڑ ہی ہمارا شکار ہوں گے۔ اور ان میں سے ایک بھی باہر نہیں رہے گا ہمیں یہ نیت کر لینی چاہیئے کہ اسلام کا وہ جھنڈا جو نیچا ہو گیا تھا اسکو پھر گاڑ دیں۔"

آریہ سماج سے تعلق رکھنے والے ہندو عموماً اسلام سے تعصب اور عناد رکھتے ہیں۔ اسلئے حضور نے مسلمانوں پر واضح فرمایا

"اصل چیز ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے آریہ نہیں بلکہ وہ کروڑوں ہندو ہیں جو مذہباً آریوں سے کچھ بھی تعلق نہیں رکھتے۔ وہ سچے طور پر ہندو مذہب کو مانتے ہیں اور ان کی کوئی پولیٹیکل غرض بھی نہیں۔ وہ خدا سے محبت رکھتے ہیں اور غریبوں کی مدد کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ وہ بحث مباحثوں میں نہیں پڑتے۔ اور اسکو غیر ضروری خیال کرتے ہیں اسلئے کہ ان کے نزدیک انسان جس مذہب میں پیدا ہوتا ہو وہی اس کی نجات کا موجب ہوتا ہے ہمارا فرض تھا کہ ہم انکو سمجھاتے"

(الفضل ۴ر دسمبر ۱۹۲۳ء)

حضور نے مزید فرمایا:۔

اب زمانہ آ گیا ہے کہ پورے زور کی ہندوؤں میں تبلیغ کریں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جس طرح ہم نے غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے مرکز قائم کئے ہیں اسی طرح ضرورت ہے کہ ہندوؤں میں تبلیغ کا مستقل کام کیا جائے۔ اور ان کو اسلام میں جذب کیا جائے اس میں شبہ نہیں کہ اس راہ میں مشکلات ہیں اور یہ کام سخت ہے۔ مگر جب تک تکالیف اور مشکلات پر غلبہ نہ حاصل کیا جائے۔ اس وقت تک کوئی انعام بھی نہیں مل سکتا

(الفضل ۲۷ مارچ ۱۹۲۳ء)

اگر حضور کی اس تحریک پر عمل کیا جاتا یقیناً آج صرف پاکستان ہی نہیں پورا [illegible] اسلام کی آغوش میں ہوتا۔ اور اسلام کی برکات سے متمتع ہو رہا ہوتا۔

شدھی کی تحریک میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان خدمات کا اعتراف

۱۹۲۳ء میں آریہ سماج نے شدھی کی تحریک شروع کی جس کے ماتحت یوپی کے علاقہ میں ملکانہ قوم کے ہزاروں مسلمانوں کو ہندو بنا لیا گیا۔ ابتداء میں اس تحریک ارتداد کو اتنی کامیابی ہوئی کہ آریہ سماج کے حوصلے بہت بڑھ گئے۔ اور وہ برملا کہنے لگے کہ

"جب تک پنجاب اور ہندوستان ان بدیشی مذہبوں سے پاک نہیں ہوں گے تب تک ہمیں کبھی چین سے سونا نہیں ملے گا ۔ ۔ ۔ ہر سچے ہندو کی دلی خواہش ہے کہ اپنے دیس کو اسلام سے پاک کر دے"

(اخبار نجات ۳۰ مارچ ۱۹۲۵ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کے خطرناک نتائج و عواقب کو محسوس کرتے ہوئے اپنی جماعت کے تمام وسائل اس تحریک کے مقابلہ کے لئے وقف کر دیئے اور متواتر کئی ماہ تک سینکڑوں احمدی مجاہدین کو یوپی کے علاقہ میں متعین کر کے نہ صرف اس تحریک کو ناکام بنا دیا بلکہ آپ مرتد شدہ مسلمانوں کی بیشتر تعداد کو بھی دوبارہ اسلام کی آغوش میں لانے میں کامیاب ہو گئے۔

اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کی قربانی اور سعی کتنی عظیم الشان تھی اس کا سرسری اندازہ اس زمانہ کے اخبارات کے مطالعہ سے لگایا جا سکتا ہے (اس تحریک کے سلسلے میں جماعت احمدیہ کی مساعی کا تفصیلی تذکرہ قسط وار ماہ نومبر ۱۹۵۴ء کے پرچہ جات الفضل میں شائع ہو چکا ہے) بطور نمونہ چند ایک اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

احمدیوں کے کام پر ہر مسلمان فخر کر سکتا ہے

(۱) "احمدی بھائیوں نے جس خلوص جس ایثار جس جوش اور جس ہمدردی سے اس کام میں حصہ لیا ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس پر فخر کرے"

(زمیندار ۸ر اپریل ۱۹۲۳ء)

جماعت احمدیہ کی مساعی

(۲) "مرزا صاحب نے اپنی جماعت سے جو بیحد قابل تحسین ہے پچاس ہزار روپیہ اور ایک سو واعظ طلب کئے ایک ماہ کے اندر ایک سو چالیس واعظ اور کثیر

رقم جمع ہو گئی۔ جو آگرہ متھرا میں پوری وغیرہ کے اضلاع میں واعظ کہہ رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ قادیانی جماعت کی مساعی حسنہ اس معاملہ میں سب سے صدق ہی تحسین ہیں اور دوسری اسلامی جماعتوں کو بھی انہیں کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے"

ہمدم ۷ر اپریل ۱۹۲۳ء

یوم مصلح موعود کی تقریب پر جلسہ

لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیر اہتمام

مورخہ ۲۰ر فروری ۱۹۵۶ء صبح ۹ بجے لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیر انتظام جامعہ نصرت کالج کی گراؤنڈ میں جلسہ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد وہ قرآنی ادعیہ دہرائی گئیں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ مصلح موعود بمقام ہوشیار پور میں پڑھی تھیں۔ اور ساتھ ساتھ حاضرات نے دہرائیں۔ دعائیں دہرانے کے بعد کالج کی چند طالبات نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرمہ محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے "وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا"۔ کے متعلق تفصیل کے ساتھ وضاحت کی اور ثابت کیا کہ کس طرح اس وقت آپ کی شہرت دنیا کے کناروں تک پہنچی ہوئی ہے۔

آپ کے بعد نصرت گرلز سکول جماعت نہم کی چند طالبات نے اس پیشگوئی کے متعلق تین تین منٹ تقریریں کیں۔

ان کے بعد جماعت دہم کی چند طالبات نے تین تین منٹ تقریریں کیں ـــــ اسکے بعد اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے "تو بھی اس سے برکت پائیں گی" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ کے بعد محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے دعائیہ اشعار پڑھے۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

تربیتی کلاس

امسال تربیتی کلاس موسم گرما کی تعطیلات میں ربوہ میں منعقد ہوگی۔ یہ کلاس پندرہ دن کے لئے ہوتی ہے۔ جس میں دینی تربیت کا نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ اس نصاب کی تعلیم بہت ضروری ہے۔ گذشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر نمائندگان نے فیصلہ کیا تھا کہ ہر مجلس کی طرف سے نمائندگی ضروری ہے۔ چنانچہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال یہ کلاس موسم گرما کی تعطیلات میں ربوہ میں منعقد ہوگی۔ معین تاریخوں کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے۔

۱۔ ہر مجلس کوشش کرے۔ کہ اس کا کم از کم ایک نمائندہ اس کلاس میں ضرور شامل ہو

۲۔ کلاس میں شامل ہونے والا نمائندہ کم از کم مڈل پاس ہو۔ اور قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہو

۳۔ جن مجالس کا آئندہ سالانہ اجتماع کا چندہ سو فیصدی مرکز میں پہنچ جائے گا۔ ان سے نمائندہ کے قیام کے اخراجات نہیں لئے جائینگے

۴۔ فی نمائندہ اوسطاً پندرہ سے بیس روپے تک خرچ ہوتا ہے

۵۔ نمائندگان کے انتخاب کے وقت اس امر کا خیال رکھا جائے۔ کہ وہ واپس جا کر دیگر خدام کو پڑھا سکتا ہو۔

۶۔ مجالس کی طرف سے ۱۳ مارچ ۱۹۵۶ء تک اس امر کی اطلاع آ جانی ضروری ہے کہ وہ امسال کوئی خادم تربیتی کلاس کے لئے بھجوا رہی ہیں۔ تا انتظامات کے لئے اسکو مدنظر رکھا جائے۔ گذشتہ دو سال سے یہ کلاس نہیں ہو رہی۔ اس سال مجالس کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ تا یہ مفید کلاس خدام الاحمدیہ کی تربیت کے لئے جاری کی جا سکے۔

نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

انسانی فطرت

انسان کی فطرت ہے کہ جب اسے یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں کام اس کے لئے نفع مند ہے۔ تو وہ اِدھر اُدھر دیکھنے کی بجائے اس میں تن من اور دھن سے لگ جاتا ہے

آپ یقین جانیئے کہ

اخبار الفضل کی اشاعت میں وسعت پیدا کرنا آپ کے لئے آپ کی جماعت کے لئے اور آپ کے مرکز کے لئے ہر لحاظ سے نفع مند سودا ہے۔ اس طرف توجہ دیجئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

یوم مصلح موعود کی تقریب پر مختلف مقامات پر جلسے

سانگلہ ہل

نماز مغرب کے بعد مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا صدارت کے فرائض جناب امیر صاحب چوہدری منظور حسین صاحب نے انجام دیئے۔ تلاوت اور نظموں کے بعد سمیع اللہ صاحب۔ حمید احمد صاحب محمد اقبال صاحب اور صادق حسین صاحب نے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے مبارک وجود میں پوری ہونے والی پیشگوئی کے متعلق مضامین پڑھ کر سنائے۔ پھر مہدی شاہ صاحب دیہاتی مبلغ نے تقریر فرمائی اس کے بعد جناب منظور حسین صاحب نے حضور کی تقریر ہوشیار پور میں جو حضور نے فرمائی تھی پڑھ کر سنائی اس کے بعد دعا ہوئی جس میں خصوصیت کے ساتھ سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی گئی۔

سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سانگلہ ہل

چک نمبر ۱۰۹ نرائن گڑھ

۲۰-۲-۵۶ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ چک ۱۰۹ گ ب نرائن گڑھ میں جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق تقریر کی — ۲ بجے بعد دوپہر لجنہ اماء اللہ کی سرکردگی میں مصلح موعود کا جلسہ ہوا۔ جس میں چوہدری دوست محمد خانصاحب ایم۔ اے بی۔ ٹی کی بیگم صاحبہ نے تقریر فرمائی۔

عبد الغنی خاں کرایم چک ۱۰۹ گ ب نرائن گڑھ
براستہ کھرڑیانوالہ ضلع لائلپور

لجنہ اماء اللہ گھٹیالیاں

مؤرخہ ۲۰ فروری کو گرلز سکول کے احاطہ میں جلسہ منعقد ہوا جس میں پیشگوئی کے عملی ظہور پر تقاریر ہوئیں۔

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گھٹیالیاں

واہ چھاؤنی

ہماری جماعت نے "یوم المصلح الموعود" کی تقریب پر جلسہ منعقد کیا۔ جس میں پیشگوئی مؤرخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء پڑھ کر سنائی گئی اور اس میں جو اٹھاون پیشگوئیاں ہیں ان کی وضاحت کی گئی۔ اس کے بعد میاں عبد الرشید صاحب نے حضرت المصلح الموعود کے دعویٰ کو پیش کیا اور اس کے پورا ہونے پر روشنی ڈالی۔

چوہدری جلال الدین صاحب قمر نے اس پیشگوئی کے اس پہلو پر کہ وہ "قوموں کی رستگاری کا موجب ہوگا" روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح حضرت اقدس نے ہر مشکل کے وقت مسلمان قوم کی خصوصاً اور ملک کی دیگر قوموں کی عموماً صحیح رہنمائی کی۔ جلسہ تقریباً دو گھنٹے کے بعد بخیر و خوبی ختم ہوا اور حضور کی صحت اور لمبی عمر کے لئے دعا کی گئی۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ واہ چھاؤنی

گدیاں ضلع سیالکوٹ

۲۰ فروری ۱۹۵۶ء کو جلسہ پیشگوئی مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد میاں عبد الحق صاحب چوہدری محمد اسماعیل صاحب۔ چوہدری عبد المجید صاحب۔ چوہدری محمد حسین صاحب۔ چوہدری محمود اختر صاحب اور مبلغ سلسلہ خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس جلسہ میں کوٹ گکھن، کوٹ پڈا، گلہ مہاراں اور گدیاں وغیرہ مقامات سے بھی دوستوں نے شرکت فرمائی

فیض احمد خاں پریذیڈنٹ گدیاں و کوٹ پڈا سیالکوٹ

اوکاڑہ

مؤرخہ ۲۰ فروری بروز سوموار بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ اوکاڑہ نے جلسہ مصلح موعود کا اہتمام کیا۔ جلسہ کی کارروائی مکرم چوہدری غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ کی صدارت میں شروع ہوئی

پریذیڈنٹ صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ بعض دوستوں اور بچوں نے نظمیں سنائیں پھر کریم احمد صاحب طالبعلم نے ایک مضمون سنایا۔ بعدۂ مکرم منور احمد صاحب نے مصلح موعود کی پیشگوئی کے اصل الفاظ پڑھ کر سنائے اور خاکسار نے ہوشیار پور کے جلسہ کی مختصر روئداد بیان کی۔ اس کے بعد سید عزیز احمد صاحب شاہد مبلغ سلسلہ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تقریر ہوشیار پور سنائی۔ بالآخر صدر صاحب نے مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق مختصر تقریر فرمائی

شیخ عبد الحکیم سیکرٹری رشد و اصلاح
جماعت احمدیہ اوکاڑہ۔

منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ

مسجد احمدیہ منڈی مریدکے میں بعد از نماز مغرب زیر صدارت چوہدری اللہ بخش صاحب جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد شیخ محمد بشیر صاحب آزاد دہلوی رئیس ڈیرہ منڈی مریدکے نے پیشگوئی متعلق مصلح موعود کے پورا ہونے پر روشنی ڈالی۔ صاحب صدر نے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد میں جماعت کی ترقی کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ (نامہ نگار)

جزائر غرب الہند میں ہمارے انگریز مبلغ اسلام کی مساعی جمیلہ

(وکالت تبشیر ربوہ)

ہمارے انگریز مبلغ مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ خدا تعالیٰ کے فضل سے جزائر غرب الہند میں اعلائے کلمۃ اللہ میں مصروف ہیں۔ وہاں کے لوگ جب ایک انگریز کو تبلیغ اسلام میں مصروف دیکھتے ہیں تو بہت حیران ہوتے ہیں۔ گذشتہ دنوں آپ ایک قریبی جزیرہ Grenda میں دورہ پر گئے اور وہاں سے جو رپورٹ بھجوائی اس کا خلاصہ قارئین الفضل کے لئے پیش ہے۔

آپ لکھتے ہیں ایک ماہ ہوا میں یہاں آیا اور آنے کے بعد ایسے لوگوں سے ملاقاتیں شروع کیں۔ جنہیں میں پہلے سے جانتا تھا۔ یہاں کے باشندے مذہب کے متعلق اس قدر متعصب نہیں اور گفتگو کرتے ہوئے نہیں ہچکچاتے اور اب تو لوگ مجھے بطور مبلغ کے بھی پہچاننے لگ گئے ہیں اور مجھے گلی یا بازار میں ہی روک کر سوالات کرنے شروع کر دیتے ہیں۔ میں اشتہارات اور پمفلٹ لے کر گھر سے نکل پڑتا ہوں اور ہر گھر پر دستک دیکر پیغام حق پہنچاتا ہوں۔ بعض لوگ دہلیز پر کھڑے کھڑے ہی گفتگو شروع کر دیتے ہیں۔ رات کو میں کھلی فضا میں لیکچر دیا کرتا ہوں۔ میرے پاس ایک لیمپ ہے اور جونہی میں تقریر شروع کرتا ہوں لوگ میرے گرد جمع ہو جاتے ہیں۔ سب سے بڑا مجمع مارکٹ سکوئر میں ہوا جہاں لاؤڈ سپیکر پر میں نے اس موضوع پر تقریر کی کہ میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں۔ اس تقریر کے نتیجہ میں لوگ میرے پاس معلومات کی غرض سے آرہے ہیں اور اب اگلے ہفتہ سے ارادہ ہے کہ اس مہم کو اور تیزی سے چلایا جائے اور اس غرض کے لئے ایک دوست نے مجھے اپنا مائیکروفون بھی عاریتاً دیدیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات پر میں نے براڈکاسٹنگ ہاؤس والوں کی درخواست پر ایک تقریر لکھ کر بھجوائی ہوئی ہے جو عنقریب براڈکاسٹ کی جائے گی۔

برعظیم ہندو پاکستان کے لوگوں کے متعلق میں نے سکول کے بچوں کے سامنے ایک تقریر کی اور وہاں کے لوگوں کے حالات سنائے۔ بچوں نے سوالات بھی دریافت کئے۔

یہاں پر امریکی پادریوں کی ایک ٹیم تبلیغ کے لئے آئی ہوئی ہے اور احیاء عیسائیت کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ میں نے مقدور بھر ان کا مقابلہ کرنے کی ٹھانی ہوئی ہے۔ ایک دفعہ ایک پبلک میٹنگ کے بعد ایک مقامی پادری نے مجھے کہا کہ یورپین ہو کر مجھے مسلمان کہلاتے ہوئے شرم آنی چاہیئے۔ اس کے کچھ دیر بعد ہی اس ٹیم کے لیڈر کے ساتھ گفتگو شروع ہو گئی۔ لیکن وہ اسلامی دلائل کی تاب نہ لا سکا۔ اور یہ کہہ کر سلسلہ گفتگو توڑ دیا کہ میں ایمان لانے کو بحث کرنے پر ترجیح دیتا ہوں۔ یہ صاحب مشہور عالم پادری بلی گراہم کے اس مہم کے دست راست تھے جو انہوں نے لنڈن میں چلائی تھی۔

دوبارہ پادریوں نے جلسہ کیا جس میں میں شامل ہوا اور ان کے ساتھ طویل سلسلہ گفتگو شروع ہوا۔ ان دونوں گفتگوؤں کے دوران میں لوگوں کا ایک ہجوم ہمارے گرد اکٹھا ہو گیا اور انہوں نے پادریوں کے طرز عمل کو ناپسند کیا اور میرے دلائل سے بہت متاثر ہوئے۔

دوسرے اجلاس پر میں نے بعض اشتہارات بھی تقسیم کرنے کے لئے چھپوائے جو میرے ایک دوست نے مجمع میں تقسیم کئے اور ایک اشتہار پادریوں کے لیڈر کو بھی دیا۔ جس نے میرے دوست کو یہ مشورہ دیا کہ وہ بجائے انہیں تقسیم کرنے کے پھاڑ دے۔ یہ اشتہار مسیح کے حقیقی مقام کے بارے میں تھا۔ میں نے پادریوں کو یہ چیلنج بھی دیا کہ وہ مجھ سے اس امر پر مناظرہ کرلیں کہ کیا بائیبل خدا کا کلام ہے۔ لیکن انہوں نے اسے منظور نہیں کیا۔

ہمارے مبلغین دور دراز علاقوں میں اسلام کی سربلندی کے لئے کوشاں ہیں۔ ان کے ساتھ مقابلہ بہت سخت ہے۔ حریف دولت اور کثرت کے ہتھیاروں سے لیس ہے۔ ہمارے مبلغین کے پاس نہ دولت ہے نہ طاقت ہے۔ وہ حق کو لیکر ہی باطل پر سینہ سپر ہیں — یہ رپورٹیں پڑھنے والے معزز قارئین سے گذارش ہے کہ وہ اپنے ان مجاہدوں کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھا کریں جو آپ کا حق تبلیغ بھی ادا کر رہے ہیں۔ (وکیل التبشیر ربوہ)

چنیوٹ

مؤرخہ ۲۰ فروری جلسہ مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ احمدیہ مسجد چنیوٹ میں بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم امیر صاحب مقامی منعقد ہوا مولوی احمد حسین صاحب پروفیسر نارمل اسکول اور مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے تقاریر کیں

سیکرٹری رشد و اصلاح چنیوٹ

درخواست دعا

میں عرصہ ۲½ سال سے ایک مقدمہ میں مبتلا ہوں میری باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ اور میری لڑکی محمودہ بیگم سو دو سال سے بیمار چلی آرہی ہے۔ اس کی کامل شفایابی کیلئے دوست دعا فرمائیں۔

شیخ احمد علی اسسٹنٹ ماسٹر کالا ضلع جہلم

صدقہ وخیرات کا اثر

ایک دوست نے نظارت علیا کو خط لکھا ہے کہ ان دنوں خصوصیت سے دعائیں کی جائیں اور صدقہ وخیرات کیا جائے۔ جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے ہمیشہ ہی سلسلہ کی ترقی اور سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وعافیت کے لئے صدقہ وخیرات کرتی رہتی ہے۔ نظارت ہذا بھی احباب جماعت کو تحریک کرتی ہے کہ وہ ان ایام میں خصوصیت سے دعائیں فرمائیں اور صدقہ وخیرات میں حصہ لیں۔

صدقہ وخیرات کے سلسلہ میں یہ نوٹ دینا ضروری ہے کہ رد بلا کے لئے جو صدقہ وخیرات کیا جاتا ہے اس میں نیت کو دیکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ آیت لن ینال اللہ لحومہا ولا دماؤہا ولکن ینالہ التقوی منکم سے ثابت ہے۔ پس ہر بھائی کو نہایت اخلاص اور نیک نیتی سے اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے حواریوں کو کہا کہ فلاں شخص مر جائے گا اس کے جنازہ پر ظہر کے وقت حاضر ہوں۔ حواری ارشاد کی تعمیل میں وہاں گئے تو وہ شخص اچھا بھلا تھا۔ یہ دیکھ کر واپس آگئے۔ اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کی خدمت میں اطلاع کر دی۔ آپ خاموش رہے۔ تیسرے دن جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے پوچھا کہ آپ نے فلاں شخص کے مرنے کی خبر دی تھی میں نے حواریوں کو جنازہ کے لئے بھیجا۔ مگر وہ شخص اچھا بھلا تھا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا انہ تصدق برغیف بعد کہ اس شخص نے اس کے بعد ایک روٹی کا صدقہ کر دیا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی موت کو ٹلا دیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ صدقہ وخیرات میں نیت واخلاص کو دیکھتا ہے اور اس کے مطابق قبولیت فرماتا ہے۔ (ناظر ارشاد واصلاح ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں علامات المقربین کے موضوع پر لیکچر

ربوہ ۲۳ فروری بروز جمعرات مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے زیر انتظام جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ نے "علامات المقربین" کے موضوع پر ۲ گھنٹہ تک لیکچر دیا۔ آپ نے بتایا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے تذکرۃ الشہادتین کے آخر میں خدا کے مقرب بندوں کی علامات بیان فرمائی ہیں۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:-

اللہ تعالیٰ کے مقربین کی سب سے پہلی علامت یہ ہے کہ وہ خدا کے ہو جاتے ہیں اور خدا ان کا ہو جاتا ہے اور وہ فنا فی اللہ کا مقام حاصل کر لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت دنیا کی تمام محبتوں پر غالب آ جاتی ہے اور تب خدا کے فرشتے پکار اٹھتے ہیں کہ نحن اولیاءکم فی الحیوۃ الدنیا والآخرۃ کہ ہم تمہاری مدد کریں گے اور ہم تمہارے دوست ہیں۔ کیونکہ تم اس ہستی سے وابستہ ہو چکے ہو جس کا مقام بہت ارفع اور اعلیٰ ہے۔

خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں کی دوسری علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی جملہ خواہشات کو خدا کے لئے قربان کر دیتے ہیں ___ تیسری علامت یہ ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے ان کی رہنمائی کرتے ہیں۔ ان کا کوئی کام بھی ایسا نہیں ہوتا جو خدا تعالیٰ کی رضا کے خلاف ہو۔

آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نفوس بابرکت کی متعدد مثالیں دے کر اپنے مضمون کو واضح کیا۔

آخر میں صاحب صدر جناب پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے نے مکرم شاہ صاحب کا شکریہ ادا کیا اور دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا جو عبدالوہاب صاحب نے کی۔ اور آپ کے بعد مکرم حبیب الرحمٰن صاحب درد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

نائب سیکرٹری مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ربوہ میں کارخانے قائم کرنے کے خواہشمند احباب

ربوہ میں کارخانے جاری کرنے کے خواہشمند دوست خرید اراضی کے لئے دفتر آبادی سے معلومات حاصل فرمائیں۔ اس غرض کے لئے زمین کے نرخ میں بہت سی سہولتیں کر دی گئی ہیں۔

سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ

اعلان نکاح ورخصتانہ

مؤرخہ ۱۲/۲/۵۶ بروز اتوار بعد از نماز عصر جناب چوہدری عبداللطیف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان نے اخویم مرزا انور بیگ صاحب ساکن ملتان شہر کا نکاح ہمشیرہ مکرم بابو رحمت اللہ خان صاحب کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت ثابت کرے۔ آمین

(خورشید بیگ مرزا)

خدام کو ہر نیکی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے

(مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی کا خدام سے خطاب)

مؤرخہ ۱۲ فروری ۱۹۵۶ء بروز اتوار مکرم جناب چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک انسان خود اپنی اصلاح نہ کرے۔ دوسروں کے لئے مفید وجود اور اصلاح کا باعث نہیں بن سکتا۔ خدام کو چاہیئے کہ وہ ہر تحریک میں حصہ لیں۔ اور تحریک میں حصہ لینے کا معیار وہ ہو جسے قربانی کہتے ہیں اور قربانی وہ ہوتی ہے جس کو آپ کا نفس بھی محسوس کرے۔ اس کے علاوہ مومن کا شیوہ ہوتا ہے کہ وہ قربانی کر کے اس پر فخر محسوس نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کے حضور شکر بجا لاتا ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے اسے موقع دیا ہے۔ سو خدام اس بات کا عہد کریں کہ وہ حقیر سے حقیر نیکی کو بھی ضائع نہیں کریں گے اور ہر تحریک میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر قربانی کریں گے۔

مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے بھی مکرم امیر صاحب کے ارشادات کی روشنی میں خدام وعہدیداران کو توجہ دلائی کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور خدمت دین کو جوش اور جذبہ سے کریں۔ بڑائی کا معیار دنیاوی وجاہت و دولت نہیں۔ اصل بڑائی اسی میں ہے کہ انسان خدمت دین میں لگا رہے اور اس کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرے۔

بشیر الدین احمد سامی معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

ماہنامہ خالد کا "مسیح موعود نمبر"

احباب یہ سن کر مسرت محسوس کریں گے کہ ادارہ خالد کی طرف سے مئی ۱۹۵۶ء میں "مسیح موعود نمبر" شائع کیا جا رہا ہے۔ اس خاص شمارہ میں اچھوتے، جدید اور دلآویز مضامین اور روح پرور منظومات کے علاوہ متعدد دیدہ زیب تصاویر بھی شامل اشاعت ہوں گی اور حجم معمول سے دوگنا ہوگا ___ اہل قلم حضرات سے درخواست ہے کہ وہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۶ء تک اپنی نگارشات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (مدیر خالد ربوہ)

کھلاڑی خدام کے کوائف

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں تحریر ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس کے ان خدام کے مفصل کوائف دفتر مرکزیہ میں بھیجیں۔ جو کہ فٹ بال۔ والی بال۔ کرکٹ۔ کبڈی۔ کشتی لڑنا۔ اور اسی طرح دیگر انفرادی یا اجتماعی ورزشوں میں اچھے کھلاڑی تصور کئے جاتے ہیں۔ دفتر مرکزیہ ایسے تمام خدام کے کوائف جمع کر رہا ہے تاکہ یہ ریکارڈ بعد میں اگر ممکن ہو سکا تو کتابی صورت اختیار کر جائے۔ کوائف بھیجتے وقت مندرجہ ذیل پہلوؤں پر خصوصی روشنی ہو۔

نام۔ ولدیت۔ عمر۔ کس مجلس سے تعلق رکھتے ہیں۔ کون سی کھیل میں نام رکھتے ہیں۔ اگر کسی انعامی مقابلے میں سند یا کپ حاصل کیا ہو تو اس کی تفصیل ___ امید ہے کہ آپ تمام اس طرف توجہ فرمائیں گے۔

مہتمم ذہانت وصحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دارالمطالعہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ماتحت یہ انتظام کیا گیا ہے کہ دفتر مرکزیہ میں دفتر کے اوقات میں مختلف اخبارات اور سلسلہ کا لٹریچر مہیا کیا جائے گا۔ یہ کتب و اخبارات مرکزی دفتر میں رکھے جائیں گے ___ امید ہے خدام اس دارالمطالعہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

گمشدہ بکس

جلسہ سے واپسی پر ۲۹ تاریخ کو ایک چھوٹا سا ٹین کا بکس جو رنگدار تھا اور کچھ پھول سے اوپر بنے ہوئے تھے گم ہو گیا ہے۔ اس کے اندر دو شلوار نیلے رنگ کی۔ دو دوپٹے۔ ایک چادر گلابی لیلن کی۔ ایک قمیص ساٹن کی رنگ گلابی۔ ایک غرارہ۔ ایک کنگھی۔ ایک شیشہ اور ایک سرمہ دانی تھیں۔ اگر کسی احمدی بھائی نے غلطی سے اتارا ہو تو مہربانی فرما کر مطلع فرمائیں زیادہ خیال ہے کہ ربوہ اور ڈنگہ کے درمیان گم ہوا ہے۔

خاکسار (چوہدری) محمد ابراہیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سماعیلہ ڈاکخانہ جلن براستہ ڈنگہ ضلع گجرات

بقیہ ص ۲

لیڈر

جذبات میں کسی حد تک اندھے ہو چکے ہیں۔ ظاہر ہے کہ روزنامہ تسنیم نے یہ مضمون اسی نقطۂ نظر سے شائع کیا ہے تا کہ دکھایا جائے کہ مغربی لوگ جو اپنے آپ کو جمہوریت کے علمبردار سمجھتے ہیں غلط۔ غیر انسانی اور اوچھے جذبات سے مدہوش ہو کر کس طرح حق و انصاف کا قتل کرنے پر تل جاتے ہیں اگر یہ درست ہے اور یقیناً درست ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ان کے نسلی اور لونی جذبات ابھار کر رائے عامہ حاصل کرنا ناجائز ہے تو کیا ناخواندہ عوام کے جو بقول مودودی صاحب ۹۹۹ فی ہزار دین کے علم سے بالکل عاری ہیں۔ مذہبی جذبات ابھار کر رائے عامہ کی ڈھونگ کھڑا کرنا اور دوسروں کے حق آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ رائے کو بالجبر چھیننے کی کوشش کرنا کہاں تک نیکی کی بات ہے۔

دوسری بات جو قابل غور ہے۔ وہ یہ ہے کہ بالفرض حکومت جنوبی ریاستوں کی رائے عامہ کے سامنے جھک جائے۔ اور ان ریاستوں کے عوام جیسا کہ وہ دھمکی دے رہے ہیں دستور میں تبدیلی کرانے پر کامیاب ہو جائیں۔ تو اس صورت میں کیا نسلی اور لونی امتیاز جمہوریت میں جائز ہو جائے گا۔ کیا اس کا مطلب یہ نہ ہوگا کہ امریکی حکومت جمہوریت کے لئے ننگ و عار ہے۔ جس نے ایک قانون محض غلط کار جذباتی لوگوں کے دباؤ سے بنا ڈالا۔ جو جمہوریت کی جڑ کاٹنے کے مترادف ہے اور جس سے عدل و انصاف کا خون ہو گیا ہے کیا ایسی صورت میں امریکہ دنیا کی اقوام کو منہ دکھانے کے قابل رہے گا۔ ہمیں یقین ہے کہ معاصر امریکی حکومت کے ایسے اقدام کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھے گا۔ جیسا کہ اس مضمون کی اشاعت ہی سے ہویدا ہے۔

سوال یہ ہے کہ جب ایک دنیاوی جمہوریت کے ایسے فعل کو اتنا گھناؤنا اور قابل نفرت سمجھا جاتا ہے تو پھر مودودی صاحب نے اپنی تصنیف "الجہاد فی الاسلام" رسالہ "جہاد فی سبیل اللہ" اور دیگر تحریرات میں جبری اسلام کا جو نظریہ پیش کیا ہے۔ کیا قرآن کریم اور سنت رسول اللہ اس کو برداشت کر سکتے ہیں۔ جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ رحمۃ للعالمین ہیں اور کیا وہ اسلام اس کو برداشت کر سکتا ہے جس کا بین الاقوامی اصول لا اکراہ فی الدین۔ لکم دینکم ولی دین اور فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر جیسے واضح الفاظ میں پیش کیا گیا ہو نسلی اور لونی اختلافات تو ظاہری حواس سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کی وجہ سے عوام کے جذبات کا حرکت میں آجانا کسی حد تک فطری کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ انسان زیادہ حد تک ظاہر پرست ہوتے ہیں اس لئے نفس امارہ کی تحریک پر جلد بھڑک اٹھتے ہیں اور لیڈر ان جذبات کی صرف ترجمانی کر دیتے ہیں جیسا کہ امریکہ کی جنوبی ریاستوں میں ہو رہا ہے۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ یہاں لیڈروں کا اتنا قصور نہیں۔ لیکن عقائد کی اختلافات کی بنا پر ناخواندہ اور علم دین سے بے بہرہ عوام کے جذبات کو برانگیختہ کرنا۔ لیڈروں کی فنکارانہ مہارت کا مرہون ہوتا ہے جو عوامی جذبات کو بھڑکانے کے لئے قسم قسم کے نعرے ایجاد کرتے ہیں جن سے عوام کو گرمایا جا سکے کیونکہ عوام عقائد کے اختلافات کی باریکیوں کا براہ راست قطعاً کوئی احساس نہیں رکھتے۔ ایسی صورت میں فساد فی الارض اور دوسروں کے بنیادی انسانی حقوق کے غصب کا تمام تر گناہ یقیناً لیڈروں کی گردن پر ہوتا ہے۔ جس کے لئے اس دنیا سے بچ نکلے تو اگلی دنیا میں ضرور اس کا مؤاخذہ ہوگا!

ہندوستانی فوجوں نے چڈبیٹ کے علاقہ پر قبضہ کر لیا

حکومت پاکستان کا اعلان

کراچی ۲۱ فروری حکومت مغربی پاکستان نے کہا ہے کہ کچھ میں "چڈبیٹ" کا علاقہ ایک پاکستانی علاقہ ہے اور ہندوستان نے اس علاقہ میں اپنی فوجیں داخل کر کے ایک غلط قدم اٹھایا ہے آل انڈیا ریڈیو کی ایک اطلاع کے مطابق ہندوستانی فوجوں نے "چڈبیٹ" کے علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور پاکستانی فوجی اس علاقہ سے پسپا ہو گئے ہیں۔

اعلان

حکومت مغربی پاکستان نے اس سلسلہ میں آج کراچی میں جو اعلان جاری کیا ہے اس کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حکومت مغربی پاکستان کی توجہ اس تقریر کی جانب مبذول کرائی گئی ہے۔ جو وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے چڈبیٹ کے علاقہ میں بعض حالیہ حادثات کے بارے میں کی ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ پاکستان کے فوجی دستے ہندوستانی علاقہ میں داخل ہوئے۔ اور انہوں نے ہندوستانی فوج کے کچھ افراد کو زخمی کیا۔ حکومت مغربی پاکستان بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہے کہ پنڈت نہرو کا بیان مبنی بر حقائق نہیں اصل صورت حال حسب ذیل ہے۔

(۱) چڈبیٹ تھرپارکر کے ضلع میں واقع ہے۔ جو پہلے سابق صوبہ سندھ کا ایک حصہ تھا۔ اور اب صوبہ مغربی پاکستان کا ایک حصہ ہے

(۲) تقسیم برصغیر سے پیشتر اور بعد اس علاقہ پر سابق صوبہ سندھ اور اب مغربی پاکستان کا انتظام ہے

یہ علاقہ کبھی بھی حکومت ہند کے قبضہ میں نہیں تھا۔ اور حکومت ہند کو کسی وقت بھی اس علاقہ پر انتظامی کنٹرول حاصل نہیں رہا۔

ہندوستانی فوجوں نے ۱۷، ۱۹ اور ۲۰ فروری ۱۹۵۶ء کو اس پاکستانی علاقہ میں مداخلت کی ہے۔ اور پاکستانی پولیس کے ایک گشتی دستہ پر گولیاں برسائیں۔ پاکستانی پولیس نے گولی کا جواب گولی سے دیا۔ ان حادثات میں پاکستان فوجی دستے نے حصہ نہیں لیا۔

سندھ مغربی پاکستان ڈسٹرکٹ انڈیا بارڈر پولیس کے نوجوان اپنے فرائض کی انجام دہی کے سلسلہ میں ہمیشہ چڈبیٹ کے علاقہ میں گشت کرتے رہتے ہیں

اس حقیقت کے پیش نظر کہ یہ علاقہ ہمارے انتظامی کنٹرول میں ہے۔ حکومت مغربی پاکستان اپنے شہریوں کی جان و مال کے تحفظ کی ذمہ داری اور فرض سے کوتاہی نہیں کر سکتی

اگر حکومت ہند اس علاقہ کی دعویدار تھی یا اس علاقہ کے متعلق کوئی سرحدی تنازعہ درپیش تھا تو حکومت ہند سرحدی تنازعات کی روک تھام اور تصفیہ کے متعلق بین المملکتی معاہدہ کے تحت پر امن طریقہ اختیار کر سکتی تھی۔ وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان ڈاکٹر خانصاحب نے حال ہی میں وزیر اعلیٰ مشرقی پنجاب کے نام ایک مراسلہ میں ایک تجویز پیش کی تھی کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جلد سرحدیں متعین کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ تا کہ غیر ضروری سرحدی حادثات کا احتمال نہ رہے

اعلان کے آخر میں اس توقع کا اظہار کیا گیا ہے کہ طاقت کے ذریعے سرحدی حادثات کو سلجھانے کی بجائے پر امن طور پر سرحدی مسئلہ سلجھانے کیلئے مسلمہ بین الاقوامی اصول اختیار کیا جائے۔

انڈیا ریڈیو

آل انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق ہندوستانی فوجی دستوں نے کل رات آٹھ بجے چڈبیٹ کے علاقہ پر مکمل طور پر قبضہ کر لیا ریڈیو کی اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ جب ہندوستانی فوجیں اس علاقہ میں داخل ہوئیں۔ تو پاکستانی فوجی جو کچھ دنوں سے اس علاقہ پر قابض ہو چکے تھے۔ اور پکے مورچے تعمیر کر چکے تھے کسی مدافعت کے بغیر واپس ہٹنا شروع ہو گئے۔ اور انہوں نے یہ علاقہ خالی کر دیا۔

دریائے اردن کا رخ بدلنے پر اسرائیل کو امریکہ کا انتباہ

عرب ملکوں کی طرف سے شام کو مکمل فوجی تعاون کی پیشکش

دمشق ۲۸ فروری - حکومت امریکہ نے شام کو مطلع کیا ہے کہ اگر اسرائیل نے دریائے اردن کا رخ بدلنے کی کوشش کی تو امریکہ اسے فلسطین میں عارضی صلح کے سمجھوتے کی خلاف ورزی تصور کرے گا۔ برطانیہ نے بھی ایک ایسا ہی مراسلہ شام کو روانہ کیا ہے۔

دریں اثنا اردن نے شام کو یقین دلایا ہے کہ اگر اسرائیل کی طرف سے دریائے اردن کا رخ بدلنے کی کوشش کے نتیجہ میں شام اور اسرائیل میں جنگ چھڑ گئی تو اردن فوراً شام کی مدد کو جا پہنچے گا اس کا اعلان آج اردن کے وزیر اعظم مسٹر سمیع الرفاعی نے کیا۔ یاد رہے کہ گزشتہ ہفتے شام نے اسرائیل کو خبردار کیا تھا کہ اگر اس نے دریا کا رخ بدلنے کے منصوبے پر کام شروع کیا تو وہ طاقت کے ذریعے اس کا مقابلہ کرے گا۔

وزیر اعظم مسٹر سمیع الرفاعی نے یہ امکان بھی ظاہر کیا کہ اگلے مہینے عرب ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس ہوگی جس میں اسرائیل کے حملے کا اجتماعی مقابلہ کرنے کی تجاویز پر غور کیا جائے گا۔

ادھر سعودی عرب نے بھی اسرائیل کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے کسی عرب ملک پر حملہ کیا تو سعودی عرب اس کا منہ توڑ جواب دے گا۔

ماؤزے تنگ کے قتل کی سازش

ہانگ کانگ ۲۸ فروری - چینی زبان کے ایک روزنامے "ہانگ کانگ ٹائمز" نے پیکنگ کے سفارتی ذرائع سے خبر دی ہے کہ ۱۳ فروری کو صدر چین ماؤزے تنگ کا ذاتی طیارہ پیکنگ کے قریب پرواز کرتے ہوئے دھماکے کے ساتھ پھٹ گیا۔ اور زمین پر گر کر پاش پاش ہوگیا۔ صرف چند گھنٹے بعد ماؤزے تنگ اسی طیارے میں سفر کرنے والے تھے۔ خبر میں مزید بتایا گیا ہے کہ طیارے کے انجن میں ایک سازش کے تحت ریت ڈال دی گئی تھی جس کا مقصد ماؤزے تنگ کو ہلاک کرنا تھا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ طیارے کے حادثہ میں عملے کے پانچ افراد ہلاک ہوگئے۔

درخواست دعاء

سید زمان شاہ صاحب صدر عمومی ربوہ معدہ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت سے التماس ہے کہ شاہ صاحب کی صحت و عافیت کے لئے دعا فرمائیں

مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے ۱۲ ارکان نامزد کر دیئے گئے

کراچی ۲۸ فروری صدر پاکستان مسلم لیگ سردار عبدالرب نشتر نے مجلس عاملہ کے چار ارکان نامزد کر دیئے ہیں۔ مجلس عاملہ کی کچھ نشستیں خالی رکھی گئی ہیں۔ انہیں بعد میں پر کیا جائے گا۔

آج جن اصحاب کو مجلس عاملہ کی رکنیت سے نوازا گیا ہے ان کے نام یہ ہیں :-

مغربی پاکستان

چوہدری محمد علی۔ مسٹر آئی آئی چندریگر، خان افتخار حسین خاں ممدوٹ، سردار ممتاز محمد خاں دولتانہ۔ قاضی فضل اللہ صاحب۔ بیگم جہاں آرا شاہنواز۔

مشرقی پاکستان

مولوی تمیز الدین خاں۔ مسٹر عبدالکریم۔ مسٹر معین الدین چوہدری۔ پشام ؟ بڑا الرحمن۔ شیخ رفیع الدین احمد اور بیگم اختر جہاں صاحبہ۔

پاکستان مسلم لیگ کے عہدیدار بہ لحاظ عہدہ مجلس عاملہ کے بھی رکن ہوں گے۔

سردار عبدالرب نشتر نے کہا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ کے منشور کے ضابطہ ۲۳ کے مطابق مجلس عاملہ کے ارکان کی تعداد ۱۲ سے کم اور ۲۴ سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔ آپ نے کہا میں نے عمداً کچھ نشستیں خالی رکھی ہیں یہ نشستیں میں مشرقی و مغربی پاکستان کے دورہ کے بعد پر کروں گا۔

معلوم ہوا ہے کہ سردار عبدالرب نشتر اپنے مجوزہ دورہ مشرقی پاکستان کے دوران ۲۰ مارچ کو رکابی بازار دمشق گنج میں ایک جلسہ عام سے بھی خطاب کریں گے۔ صدر مسلم لیگ یکم مارچ کو بذریعہ خیبر میل دو روزہ دورہ پر ملتان روانہ ہو رہے ہیں۔

ضروری اعلان

مؤرخہ یکم، دو اور تین مارچ ۱۹۵۶ء کو ایم سی سی اور کمانڈر انچیف الیون کے درمیان کرکٹ میچ سرگودھا میں کھیلا جا رہا ہے جو اصحاب میچ دیکھنے کے خواہشمند ہوں وہ ٹکٹیں سیکرٹری کالج یونین آغا خالد سلیم صاحب سے حاصل کر سکتے ہیں۔ شرح ٹکٹ:-

ممبرز ٹکٹ درجہ اول ۱۰/- دوم ۶/- سوم ۳/- روپے

پریذیڈنٹ کالج یونین

انڈونیشیا میں انتخابات کے نتائج

جاکرتا ۲۸ فروری کل یہاں سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ انڈونیشیا کے پہلے عام انتخابات کے نتائج کا اعلان جمعرات کو کر دیا جائے گا۔

ایم سی سی کے کھلاڑیوں نے پاکستانی امپائر کو زدوکوب کیا

کپتان اور منیجر نے تحریری معافی مانگ لی

پشاور ۲۸ فروری - کل ایم سی سی کے کھلاڑیوں نے جو آجکل پاکستان کے ساتھ غیر ٹیسٹ میچ کھیل رہے ہیں۔ کل پاکستانی امپائر ادریس بیگ کو زبردستی شراب پلانے کی کوشش کی۔ ان پر پانی پھینکا اور انہیں اس طرح زدوکوب کیا کہ ان کا ایک شانہ اتر گیا

بیان کیا جاتا ہے کہ پرسوں کے کھیل کے خاتمے کے بعد (جب کہ ایم سی سی کی شکست ایک ناقابل تردید حقیقت بن چکی تھی۔) ایم سی سی کے کپتان کار اپنے بعض دوسرے ساتھیوں رٹ کلف، اسویٹ مین، کلوز، چرڈسن اور سٹیفن سن وغیرہ کے ساتھ دو تانگوں میں مرد ہوٹل پہنچے۔ یہاں پاکستانی ٹیم ٹھہری ہوئی تھی۔ امپائر ادریس بیگ ہوٹل کے باہر ہی کھڑے ہوئے تھے۔ انہیں کار نے اشارہ کرکے اپنے پاس بلایا ادریس بیگ جو ان کے ارادوں سے بے خبر تھے ان کے پاس چلے گئے۔ یہ معزز مہمانوں نے تانگے کے قریب پہنچتے ہی انہیں زبردستی گھسیٹ کر تانگے میں بٹھا لیا اور اپنے ساتھ ڈین ہوٹل لے گئے جہاں ایم سی سی کے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔

وہاں کمرہ نمبر ۱۸ میں پہنچکر پہلے انہوں نے ادریس بیگ کو شراب پلانے کی کوشش کی۔ لیکن ان کے انکار پر پانی پھینک کر ان کے تمام کپڑے بھگو دیئے گئے اس کے بعد بہت سے افراد نے ملکر ادریس بیگ کو بری طرح زدوکوب کیا۔ جس سے ان کا ایک بازو اتر گیا۔ ادھر پاکستانی کھلاڑیوں میں سے محمود حسین اور خان محمد ایم سی سی کے کھلاڑیوں کے ناپاک ارادے بھانپ کر ڈین ہوٹل پہنچ گئے۔ اور انہوں نے بمشکل تمام ادریس بیگ کو ان کے چنگل سے رہائی دلائی۔

ادریس بیگ پر حملے کی خبر دوسرے پاکستانی کھلاڑیوں کو آدھی رات کے قریب ملی۔ جس کے سنتے ہی وہاں زبردست ہیجان پھیل گیا۔ لیکن کاردار نے دوسرے لوگوں کو سمجھا بجھا کر خاموش کیا اور خود فضل محمود خان محمد اور دوسرے سینئر ارکان کے ساتھ ڈین ہوٹل پہنچ گئے۔

تلخ کلامی

ڈین ہوٹل میں اس ناخوشگوار حادثے پر پاکستانی کھلاڑیوں اور ایم سی سی کے ارکان کے درمیان خاصی تلخ کلامی ہوئی۔ جس میں ایم سی سی کے کپتان کار، نائب کپتان، سٹکلف اور ٹیم کے منیجر پیش پیش تھے اس مرحلے پر اس امر کا امکان تھا کہ جذبات کا ہیجان کوئی ناخوشگوار صورت اختیار کر جاتا لیکن کاردار نے صورت حال کو قابو سے باہر ہونے نہ دیا

پریس کانفرنس

اسی وقت ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس طلب کی گئی۔ جس میں انگلستان کے اخبار نویسوں کے علاوہ کمشنر ڈاکٹر عمر قریشی بھی شریک تھے۔ اس پریس کانفرنس میں ایم سی سی کے کپتان کار نے اعتراف کر لیا کہ وہ اور ان کے ساتھی امپائر ادریس بیگ کے ساتھ بدسلوکی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ نیز ان کی مذموم حرکت سے کرکٹ کے وقار کو بھی دھکا پہنچا ہے۔ کار نے یہ بھی تسلیم کیا۔ کہ ان کے فعل کو ہر اچھا کھلاڑی نفرت کی نظروں سے دیکھے گا۔

تحریری معافی نامہ

اس کے بعد کپتان کار نے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے تحریری معافی نامہ لکھا اور اس معاملے کو ختم کرنے کی درخواست کی جس پر کچھ عرصے کے لئے عارضی سمجھوتہ ہو گیا۔ لیکن پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ کے سکرٹری گروپ کیپٹن چیمہ نے بتایا کہ وہ صبح بذریعہ طیارہ کراچی جائیں گے۔ اور اس معاملے کو صدر کرکٹ کنٹرول بورڈ گورنر جنرل سکندر مرزا کے سامنے پیش کریں گے۔ انہوں نے یہ امکان بھی ظاہر کیا کہ شاید ایم سی سی کے دورہ پاکستان کا بقیہ حصہ منسوخ کر دیا جائے۔

گمشدہ ڈکوٹا نہیں ملا

لاہور ۲۸ فروری۔ گلگت اور راولپنڈی کے درمیانی علاقہ میں خرابی موسم کے باعث پی پاکستان انٹرنیشنل ائیر لائنز کے لاپتہ طیارے کی تلاش ناکام رہی۔ کل چک لالہ اور پشاور سے گمشدہ ڈکوٹا کی تلاش میں خفیہ کے طیارے روانہ ہوئے تھے۔ لیکن وہ ناکام واپس لوٹ آئے۔

معلوم ہوا ہے کہ ان طیاروں کو گلگت سے وائرلیس پر یہ پیغام ملا ہے کہ ۲۵ فروری کو بدنصیب ڈکوٹا چلاس کے علاقہ میں چکر کاٹتا ہوا نظر آیا تھا گمشدہ ڈکوٹا کی تلاش کل پھر کی جائے گی۔